منقبت مولا علیؑ

قرآں کی صورتاں میں شکلاں تمہاریاں ہیں
نازاں تمہیں پہ صاحب پروردگاریاں ہیں

جب بھی قلم نے لکھے سرکار کے فضائل
لفظاں نے خود قلم کی نظراں اتاریاں ہیں

لفظاں نے دشمناں کے دل ایسے کاٹے باوا
تیغاں پکار اٹھیں کیا ذوالفقاریاں ہیں

کیا پوچھتے ہو صاحب کیوں سر پڑے ہیں رَن میں
حیدرؑ نے گردناں پر تیغاں جو ماریاں ہیں

پا کر عَلَم علیؑ کے ہاتاں میں شیخ بولے
بے کار رَت جگاں میں راتاں گزاریاں ہیں

ہاتاں کو مَل رہے ہیں چھپ چھپ کے شیخ صاحب
خیبر میں آج شاید مَردم شماریاں ہیں

لوکاں شمار کرتے یاراں میں جن کو صاحب
حصاں میں آج اُن کے کُل بے شماریاں ہیں

393

بھیداں یہ کھول دے گا جملہ بہادراں کے
خیبر کا آئینہ جو نقلاں اتاریاں ہیں

ہیں جس قدر بھی دوزخ سب آپ کے حوالے
جتنی بھی جنتاں ہیں ساری ہماریاں ہیں

کیا منقبت پڑھے ہیں محفل میں آج گوہرؔ
سب نے نظر نظر میں نظراں اتاریاں ہیں